تحریر: ملک عبدالرشید عراقی

فرزندِ توحید

مولانا شاہ محمد اسماعیل شہید دہلوی رحمہ اللہ

مولانا شاہ محمد اسماعیل شہید دہلوی بن شاہ عبد الغنی بن شاہ ولی اللہ دہلوی خاندان ولی اللہی دہلوی کے گلِ سرسبد تھے، ان کے علم و فضل، زہد و تقوی، حب اسلام، حمیتِ دین، شجاعت و بسالت کا اہلِ علم و قلم نے اعتراف کیا ہے۔ اللہ تعالی نے ان کو زبان اور قلم کی تمام خوبیوں سے نوازا تھا۔ آپ ایک باعمل مفسر، محدث، فقیہ مجاہد اور عابد و زاہد تھے۔

علمائے کرام نے ان کے علم و فضل اور مجاہدانہ کارناموں کا اعتراف کیا ہے۔

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی لکھتے ہیں:

جہاں تک مولانا شاہ محمد اسماعیل شہید کا تعلق ہے۔ وہ ان الوالعزم، عالی ہمت، زکی، جری اور غیر معمولی افراد میں تھے، جو صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ وہ مجتہدانہ دماغ کے مالک تھے اور اس میں ذرا بھی مبالغہ نہیں کہ ان میں بہت سے علوم کا ازسرِ نو مدون کرنے کی قدرت و صلاحیت حاصل تھی (تاریخ دعوت و عزیمت: ۵۰/۶/۷۳)

علامہ اقبال فرماتے ہیں: ہندوستان نے ایک مولوی پیدا کیا۔ وہ مولوی شاہ محمد اسماعیل کی ذات تھی۔

مولانا سعید احمد اکبر آبادی لکھتے ہیں:

شاہ اسماعیل شہید حقیقی معنوں مین خدائی خدمت گار تھے۔ وہ خدا کی زمین پر خدا کی بادشاہت قائم کر کے دنیا میں عدل و انصاف، حق و صداقت اور امن کی حکومت قائم کرنا چاہتے تھے لیکن ان کی یہ اسلامی تحریک بھی مسلمانوں کی غداری کے باعث کامیاب نہ ہو سکی۔ (اسماعیل شہید مرتبہ عبداللہ بٹ ص ۱۴۴)

مولانا شاہ اسماعیل شہید ۱۲ ربیع الثانی ۱۱۹۳ھ / ۱۲ اپریل ۱۷۷۹ء دہلی میں پیدا ہوئے۔ ۸ سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کیا۔ تعلیم کا آغاز اپنے والد مولانا شاہ عبدالغنی دہلوی سے کیا۔

۱۲۲۷ھ / ۱۸۱۲ء میں شاہ عبدالغنی نے انتقال کیا۔ تو حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی اور حضرت شاہ عبدالقادر دہلوی سے جملہ علومِ اسلامیہ میں اکتسابِ فیض کیا اور بہت جلد تمام علوم میں دسترس حاصل کر لی۔

فراغت تعلیم کے بعد اپنے آبائی مدرسہ میں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ اور اس کے ساتھ وعظ و

تبلیغ کی طرف خاص توجہ کی۔ جب حضرت سید احمد شہید نے تحریکِ جہاد شروع کی۔ تو مولانا شاہ اسماعیل شہید اور مولانا عبدالحی بڈہانوی مسندِ تدریس چھوڑ کر صفِ جہاد میں جا کھڑے ہوئے اور آزادی و غلبہ اسلام کے لئے جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی؎ حاصل عمر نثار سر مارے کردم شادم از زندگی خویش کہ کارے کردم

۱۲۳۵ھ / ۱۸۱۹ء میں حضرت سید احمد شہید دہلی تشریف لائے تو مولانا شاہ اسماعیل شہید اور مولانا عبدالحی بڈہانوی نے حضرت سید صاحب کی بیعت کرلی۔ اور اس کے بعد ان دونوں نے حضرت سید احمد شہید کے ساتھ اپنی تمام زندگی بسر کر دی اور حضرت سید احمد شہید کی تحریک پر جہاد کے لئے دعوت و تنظیم میں ہمہ تن مصروف ہو گئے؎ ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز چراغِ مصطفوی سے شرارِ بولہبی

۱۸ جمادی الاولی ۱۲۴۲ھ بمطابق ۱۸ دسمبر ۱۸۲۶ء کو اکوڑہ کے مقام پر سکھوں سے جنگ ہوئی۔ اس جنگ میں سکھوں کا بڑا جانی نقصان ہوا۔ شاہ اسماعیل شہید اس جنگ میں ہراول دستہ کی کمان کر رہے تھے، مسلمانوں کے پاس سامانِ حرب بھی کم تھا لیکن اس کے باوجود مسلمان فتح و کامرانی سے ہمکنار ہوئے۔

۲۹ شعبان ۱۲۴۶ھ کو بالاکوٹ کے مقام پر سکھوں سے زبردست جنگ ہوئی اور اس کے بعد سکھوں سے جنگ کا سلسلہ جاری رہا۔ تا آنکہ ۲۴ ذی قعدہ ۱۲۴۶ھ بمطابق ۶ مئی ۱۸۳۱ء مولانا شاہ اسماعیل شہید نے اپنے پیرو مرشد حضرت سید احمد شہید کے ساتھ جام شہادت نوش کیا؎

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

حضرت سید احمد شہید اور مولانا شاہ اسماعیل شہید نے اپنے مقدس خون سے بالاکوٹ کی گل پوش وادی کو لالہ زار بنا ڈالا۔ آج بھی بالاکوٹ کے دشت و جبل سے انکے نعرہ مستانہ کی گونجتی ہوئی آواز صاف سنائی دے رہی ہے؎

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما

تصانیف : مولانا شاہ محمد اسماعیل شہید دہلوی کی ساری زندگی اعلائے کلمۃ الحق میں بسر ہوئی اور آخر آپ نے اس مقدس فریضہ کی ادائیگی میں اپنی جان بھی قربان کر دی۔

مولانا شاہ محمد اسماعیل شہید نے تصنیف و تالیف کی طرف بھی توجہ کی، اس سلسلہ میں آپ کو بہت کم فرصت ملی، تاہم آپ نے جو بھی تصنیفی کام کیا وہ آپ کے علمی تبحر کی شاہد و عادل ہیں۔ ذیل میں آپ کی تصانیف کا مختصر تعارف پیشِ خدمت ہے۔

۱۔ ردّ الاشراک (عربی)

یہ کتاب شرک و بدعت کی تردید میں ہے، اس میں آپ نے قرآن و حدیث کی روشنی میں شرک و بدعت کی

تردید کی ہے۔ یہ کتاب دو ابواب پر مشتمل تھی اور اس کے پہلے باب کا آپ نے خود اردو میں ترجمہ کیا اور اس کا نام "تقویۃ الایمان" رکھا۔

دائرۃ المعارف الاسلامیہ کے مقالہ نگار نے اس رسالہ کا تعارف درج ذیل الفاظ میں کرایا ہے:

یہ شرک اور غیر مشروع مراسم کے رد میں آیات و احادیث کا مجموعہ ہے۔ اس کے دو باب ہیں۔ نواب صدیق حسن خاں نے اسے ایک مرتبہ "قطف الثمر" کے ساتھ شائع کیا تھا۔ اور احادیث کی تخریج کر کے اس کا نام "الادراك بتخريج احاديث ردالاشراك" رکھا۔ یہ رسالہ الگ بھی شائع ہو چکا ہے۔ (اردو دائرۃ المعارف الاسلامیہ: ۲/ ۷۵۳)

۲۔ تقویۃ الایمان (اردو)

یہ مولانا محمد اسماعیل کی لاجواب کتاب ہے اس میں اسلام کے بنیادی عقائد کی توضیح اور شرک کی تردید ہے، اس کتاب میں حضرت شاہ صاحب نے قرآن و حدیث کی روشنی میں اسلام کے بنیادی عقیدہ کی توضیح و تشریح پیش کی ہے، اور ساتھ ہی شرک و بدعت کی ان رسوم کی تردید کی ہے، جو اس وقت کے معاشرہ میں رواج پذیر تھیں۔

اس کتاب کی اشاعت کے بعد علمائے بدعت بوکھلا گئے اور انھوں نے اس کتاب پر مختلف قسم کے اعتراضات کئے اور حضرت شاہ صاحب کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا۔ علمائے بدعت نے تقویۃ الایمان کی تردید میں کئی رسالے لکھے جبکہ علمائے اہلحدیث نے ان تمام رسائل کا دلائل سے جواب دیا۔ یہاں صرف ایک ہی کتاب کا ذکر کیا جاتا ہے:

علمائے بدعت کے مولوی نعیم الدین مرادآبادی نے تقویۃ الایمان کی تردید میں اطیب البیان کے نام سے ایک کتاب لکھی اور اس میں اس بدعتی مصنف نے حضرت شاہ صاحب پر ناروا قسم کے حملے کئے اور ان کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا۔ اطیب البیان کے جواب میں مولانا حافظ عزیز الدین مرادآبادی نے اکمل البیان سے دیا اس کتاب کی کئی قسطیں مرحوم اخبار اہلحدیث امرتسر میں شائع ہوئیں۔ ۱۹۶۵ء میں مولانا محمد اسماعیل سلفی اور مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی کی سعی و کوشش سے یہ کتاب ۸۸۸ بڑے صفحات پر المکتبۃ السلفیہ لاہور کے زیر اہتمام شائع ہوئی۔ آج تک کوئی بدعتی عالم اس کتاب کا جواب الجواب شائع کرنے کی جرأت نہیں کر سکا۔

علمائے اسلام نے تقویۃ الایمان کی بہت تعریف و توصیف کی ہے:

مولانا رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں کہ

تقویۃ الایمان سے بہت ہی نفع ہوا۔ چنانچہ مولوی اسماعیل صاحب کی حیات ہی میں دو اڑھائی لاکھ آدمی

درست ہو گئے تھے اور ان کے بعد جو کچھ نفع ہوا اس کا اندازہ ہی نہیں ہو سکتا (فتاوی رشیدیہ : ۴۲ / ۴۳)

مولانا سید سلمان ندوی لکھتے ہیں کہ

تقویۃ الایمان پہلی کتاب تھی جس نے مجھے دین حق کی باتیں سکھائیں اور ایسی سکھائیں کہ اثنائے تعلیم مطالعہ میں بیسیوں آندھیاں آئیں، کتنی دفعہ خیالات کے طوفان اٹھے مگر اس وقت جو باتیں جڑ پکڑ چکی تھیں ان میں سے ایک بھی اپنی جگہ سے ہل نہ سکی، علم کلام کے مسائل، اشاعرہ و معتزلہ کے نزاعات، غزالی، رازی اور ابن رشد کے دلائل یکے بعد دیگرے نگاہوں سے گزرے مگر اسماعیل شہید کی تلقین بہر حال اپنی جگہ قائم رہی۔

تقویۃ الایمان ۱۲۴۲ھ میں پہلی بار مطبع احمدی کلکتہ سے ۶۶ صفحات میں شائع ہوئی۔ اور اب تک یہ کتاب لاکھوں کی تعداد میں شائع ہو چکی ہے۔ تقویۃ الایمان کا بہترین نسخہ ۱۹۶۸ء میں اہلحدیث اکادمی لاہور نے شائع کیا تھا جس کے شروع میں مولانا غلام رسول مہر مرحوم نے حضرت شاہ اسماعیل شہید کے حالات اور تقویۃ الایمان کی تالیف کا پس منظر بیان کیا ہے۔ اب یہی نسخہ دار السلام لاہور نے شائع کیا ہے۔

۳۔ تذکیر الاخوان

مولانا شاہ اسماعیل شہید نے عربی زبان میں رد الاشراک کے نام سے ایک کتاب تصنیف کی۔ جس کے دو باب تھے پہلے باب کا اردو میں ترجمہ کیا اور اس کا نام "تقویۃ الایمان" رکھا تقویۃ الایمان توحید کی توضیح، تشریح فرمائی اور اسکے ساتھ شرک وبدعت کی تردید کی۔ دوسرے باب کا نام تذکیر الاخوان ہے اس میں اتباعِ سنت اور ردبدعت کا بیان ہے یعنی یہ کتاب.... اعتصام بالسنۃ، اجتناب عن البدعۃ، ذکر صحابہ واہل بیت، رد بدعاتِ قبور، بدعاتِ تقلید اور دیگر معاشی و معاشرتی اور اخلاقی برائیوں وغیرہ عنوانات پر کتاب وسنت کی روشنی میں سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

تذکیر الاخوان پہلی بار ۱۲۵۰ھ میں حضرت شاہ صاحب کے تلمیذ مولوی محمد سلطان مرحوم نے اردو میں ترجمہ کر کے شائع کی۔

۱۴۰۷ھ میں جامعہ سلفیہ بنارس نے تقویۃ الایمان اور تذکیر الاخوان دونوں کو یکجا شائع کر دیا ہے اور اس کا نام "تقویۃ الایمان الکامل" رکھا۔ صفحات کی تعداد ۳۴۸ ہے۔

۴۔ صراطِ مستقیم (فارسی)

اس کتاب میں مولانا شاہ اسماعیل شہید نے حضرت سید احمد شہید کے ملفوظات کو ترتیب دیا ہے۔ اور اس کی ترتیب میں آپ کے رفیق خاص مولانا سید عبدالحی بڈھانوی بھی شریک رہے۔ اس کتاب میں تصوف واخلاق کے علاوہ ان جملہ اقسام کی بدعات کی تردید بھی ہے۔ جو اس وقت معاشرہ میں رواج پذیر تھیں۔

یہ کتاب چار ابواب اور ایک مقدمہ پر مشتمل ہے اس کتاب کا اردو ترجمہ مولانا عبدالجبار کان پوری نے کیا تھا۔ جو چھپ چکا ہے۔

۵۔ عبقات (عربی)

یہ کتاب علمِ تصوف کے مہمات، مسائل اور مباحث کا خزینہ ہے۔ اس میں تصوف و کلام کے مسائل کو کتاب و سنت کی روشنی میں حل کیا گیا ہے۔ یہ کتاب مقدمہ، چار اشارات اور خاتمہ پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب حضرت شاہ صاحب کا علوم عقلیہ ونقلیہ میں مہارتِ تامہ کا ایک بین ثبوت ہے۔ اس کتاب کا اردو ترجمہ مولانا سید مناظر احسن گیلانی مرحوم نے کیا تھا جو پہلی بار حیدر آباد دکن سے شائع ہوا۔

۶۔ اصولِ فقہ (عربی)

اس رسالہ میں اصولِ فقہ کی تعریف بڑے عمدہ پیرائے میں کی گئی ہے۔ اپنے موضوع کے اعتبار سے بہت عمدہ رسالہ ہے، اس رسالہ کی شرح حضرت العلام مولانا حافظ محمد محدث گوندلوی رحمہ اللہ نے "بغیۃ الفحول فی شرح مختصر الاصول" کے نام سے کی، جو ۱۹۶۸ء میں ادارہ اشاعۃ السنہ لاہور نے شائع کی۔

۷۔ یك روزی (فارسی)

یہ رسالہ مولوی فضل حق خیر آبادی کے ایک رسالہ کے جواب میں ہے، جو انہوں نے تقویۃ الایمان کے جواب میں لکھا تھا۔ حضرت شاہ صاحب مولوی فضل حق کے رسالہ کا جواب ایک ہی نشست میں مسجد میں بیٹھ کر لکھا، اس لئے اس رسالہ کا نام "یک روزی" رکھا۔ یہ رسالہ پہلی بار ۱۲۹۷ھ میں مطبع فاروقی دہلی سے شائع ہوا۔

۸۔ رسالہ درعلمِ منطق (اردو)

۹۔ منصبِ امامت (فارسی)

اس کتاب میں نبوت، امامت اور ولایت کی اصلی پہچان بتائی گئی ہے۔ یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے لاجواب ہے، مولانا حکیم سید عبدالحی الحسنی اس کتاب کے بارے میں لکھتے ہیں :

"وھو ممالم یسبق الیہ" ترجمہ : سابقہ زمانہ میں اس موضوع پر ایسی کوئی کتاب نہیں۔
(النزھۃ الخواطر : ۷ / ۵۹)

یہ کتاب دو باب پر مشتمل ہے۔ بابِ اول میں حقیقتِ امامت کا ذکر ہے۔ اور بابِ دوم میں امامت کی حقیقی و حکمی ہر دو اعتبار سے تشریح کی گئی ہے۔ اس کتاب کے بارے میں مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ لکھتے ہیں :

شاہ اسماعیل شہید کی عقیدت خاندانی ورثہ ہے۔ لیکن ان کی شہرہ آفاق اور مسلم ذکاوت اور وفورِ علم کا اندازہ

صرف منصبِ امامت سے ہوا، جو اس موضوع پر میرے محدود علم میں اپنے طرز کی منفرد تصنیف ہے۔

(مشاہیر اہلِ علم کی محسن کتابیں : ۲۹)

منصبِ امامت کا اردو ترجمہ مولوی عبداللطیف قریشی نے بھی کیا اور حکیم محمد حسین علوی نے بھی کیا۔ دونوں ترجمے مطبوع ہیں۔

۱۰۔ ایضاح الحق الصریح فی احکام المیت و الضریح (فارسی)

اس کتاب میں کتاب و سنت کی روشنی میں بدعت کی تردید کی گئی ہے۔ یہ کتاب ایک مقدمہ دو باب اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔ مقدمہ میں بدعت کی حقیقت واضح کی ہے۔ ابواب میں بدعت کی تقسیم اور تردید اور خاتمہ میں شرک کی نشاندہی اور اس کی مذمت ہے۔

یہ کتاب پہلی مرتبہ ۱۲۲۷ھ میں مطبع فاروقی دہلی سے شائع ہوئی۔ دوسری بار ۱۲۵۶ھ میں مولوی عبداللطیف موتی پتی کے ترجمہ کے ساتھ دہلی سے شائع ہوئی۔

۱۱۔ تنقید الجواب (فارسی)

یہ رسالہ مولوی عبدالہادی حنفی کے رسالہ "عدم جواز رفع الیدین" کے جواب میں ہے مولانا سید نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

تنقید الجواب فتوی فارسی عبارت ست در جواب رفع الیدین فی الصلوۃ للشیخ المولوی عبدالہادی المہاجر الحنفی از الشیخ محمد اسماعیل بن عبدالغنی الشہید ۱۲۴۶ھ (اتحاف النبلاء : ۴۴)

۱۲۔ حقیقتِ تصوف (اردو)

۱۳۔ مثنوی سلکِ نور (اردو)

یہ رسالہ (۲۵۲) اشعار پر مشتمل ہے۔ ان اشعار میں توحید کی تعریف کی گئی ہے۔ اور شرک کی مذمت کی گئی ہے، اس کے علاوہ (۳۱) اشعار علیحدہ درج ہیں۔ جن کا عنوان "نسخہ قوتِ ایمان" ہے اور اشعار کی مجموعی تعداد (۲۸۳) ہے۔ یہ رسالہ پہلی بار ۱۸۸۰ء میں شائع ہوا۔

۱۴۔ مثنوی سلک نور (فارسی)

یہ رسالہ فارسی نظم میں ہے۔ اس میں (۳۶۵) اشعار ہیں، جو اتباعِ توحید و سنت، اجتنابِ شرک و بدعت اور تردید فلسفہ قدیم سے متعلق ہیں۔

۱۵۔ منظومات (فارسی)

یہ رسالہ دو جزء میں منقسم ہے :

۱۔ قصیدہ در مدح آنحضرت ﷺ ۲۔ قصیدہ در مدح حضرت سید احمد شہیدؒ

۱۶۔ رسالہ بے نمازاں (اردو)

اس رسالہ میں فرض نماز کی اہمیت اور تارکِ نماز کے لئے وعید قرآن و حدیث کی روشنی میں اردو نظم میں بیان کی ہے۔ یہ رسالہ فاروقی کتب خانہ نے شائع کر دیا ہے۔

۱۷۔ تنویر العینین فی اثباتِ رفع الیدین (عربی)

حضرت شاہ اسماعیل شہید دہلوی کی یہ کتاب اثبات رفع الیدین سے متعلق ہے۔ اور اس کے ساتھ اس کتاب میں آمین بالجہر، فاتحہ خلف الامام اور تردید تقلید کی طرف اشارات فرمائے ہیں۔

مقلدینِ احناف کو اس کتاب سے بہت ناگواری محسوس ہوئی اور ان کی نیندیں حرام ہو گئیں۔ چنانچہ مولوی محمد شاہ پٹنی بریلوی نے اس کے جواب میں "تنویر الحق" کے نام سے کتاب لکھی۔ "تنویر الحق" کے جواب میں شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلویؒ نے "معیار الحق" کے نام سے کتاب لکھی، جسے اہلِ علم نے بہت پسند کیا ہے۔ "معیار الحق" کے جواب میں مولوی ارشاد حسین رام پوری جو ایک غالی مقلد تھے، انتصار الحق کے نام سے جواب دیا۔

مولانا ابوالکلام آزاد کی نظر سے معیار الحق اور انتصار الحق گزریں تو آپ نے فرمایا :

مجھ پر معیار الحق کی سنجیدہ اور وزنی بحث کا بہت اثر پڑا۔ اور صاحبِ انتصار الحق کا علمی خوف صاف نظر آ گیا

(آزاد کی کہانی آزاد کی زبانی : ۳۶۶)

انتصار الحق کی تردید مولانا سید محمد نذیر حسین دہلویؒ کے چار تلامذہ نے جواب لکھے جن کی تفصیل یہ ہے :

۱۔	براہین اثنا عشر	مولانا سید امیر حسن سہوانی
۲۔	تلخیص الانظار	مولانا سید احمد حسن دہلوی
۳۔	البحر الذخار للازہاق صاحب الانتصار	مولانا شہور الحق عظیم آبادی
۴۔	اختیار الحق	مولانا احتشام الدین مراد آبادی

تنویر العینین ۱۳۵۶ھ میں رحمانی پریس کلکتہ سے شائع ہوئی۔ اس کے بعد دوبارہ بھی کلکتہ سے شائع ہوئی اور تیسری بار ۱۲۷۹ھ میں میرٹھ سے شائع ہوئی۔ تنویر العینین کا اردو ترجمہ بھی المکتبۃ السلفیہ لاہور سے شائع ہو چکا ہے۔